رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ر

یوم:۔ چہار شنبہ | ۱۴ر شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۶ر احسان ۱۳۳۳ھش | ۱۶ر جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۷۷

حکومت پاکستان سعودی عرب کے وسائل کا جائزہ لینے کیلئے ایک وفد روانہ کریگی

مشرقی بنگال میں پچاس ہزار تکلوں کا ایک کارخانہ اس ہفتے کام شروع کر دے گا۔

وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان کا انکشاف

کراچی ۱۵ر جون۔ حکومت پاکستان نے سعودی عرب کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ سعودی عرب کے وسائل کا تخمینہ لگانے اور ان وسائل کو کام میں لانے کے طریقوں کی سفارش کرنے کے لئے ایک جماعت بھیجی جائے اس امر کا اعلان آج وزیر صنعت و امور کشمیر خان عبدالقیوم خاں نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ اس جماعت کا پہلا وفد مختلف محکموں کے افسران اعلےٰ پر مشتمل ہوگا۔ جو اکتوبر میں روانہ ہوگا۔ اور دو تین ہفتے سعودی عرب میں قیام کرے گا۔ اس وفد کے آنے کے بعد ایک اور وفد روانہ کیا جائیگا جو طبقات الارض۔ فنی تعلیم۔ اور گھریلو صنعتوں کے ماہرین پر مشتمل ہوگا۔ یہ وفد تقریباً چار ماہ تک کسی ٹیکنیکل افسر کی سرکردگی میں کام کرے گا خان عبدالقیوم خان نے بتایا کہ سعودی عرب میں مصنوعی کھاد کی صنعت کی ترقی کے بڑے مواقع ہیں۔ نیز چمڑا رنگنے اور جوتے بنانے کے کام کے لئے بھی وسیع میدان ہے۔ مختلف معدنیات بھی ہیں۔ جن کا آج تک کھوج نہیں لگایا گیا۔ نیز پانی کے وسائل کا جائزہ لینے کا کام بھی ابھی باقی ہے۔

خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ آج صبح پاکستان کے سوتی کپڑے کے صنعت کاروں کا ایک وفد افغانستان روانہ ہو گیا ہے۔ وہ وہاں یہ اندازہ لگائے گا کہ پاکستانی کپڑے کی صنعت کس حد تک افغانستان کی ضروریات پوری کر سکتی ہے۔ وفد اپنے ساتھ نہ صرف پاکستانی کپڑے کے بہت سے نمونے لے گیا ہے۔ بلکہ وہ اس ملک کے عوام اور حکومت کی طرف سے خیرسگالی اور محبت کے جذبات بھی لے کر جا رہا ہے آپ نے کہا کہ اس وفد کی روانگی دونوں ملکوں کے درمیان خیرسگالی کے ایک دور کا آغاز کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس وفد کے بعد ایک مکمل تجارتی وفد افغانستان جائے گا۔ اور بالآخر دونوں ملکوں میں تجارتی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ شکر کی فراہمی کے بارے میں آپ نے کہا کہ افغانستان کی طرف سے ایسی کوئی

(باقی چوتھے کالم میں)

مسٹر محمد علی ایک دن کے غیر سرکاری دورہ پر ایتھنز پہنچ گئے

ایتھنز ۱۵ جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اپنے ساتھیوں سمیت آج استنبول سے ایتھنز پہنچے۔ جہاں وہ غیر سرکاری حیثیت سے ایک دن قیام کریں گے۔ وزیر اعظم پاکستان ترکی کا سرکاری دورہ ختم کر کے پاکستان واپس آ رہے ہیں۔ دمشق کی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ کل دمشق میں مسٹر محمد علی کی آمد کی توقع ہے۔ وہ نجی حیثیت سے نو گھنٹے دمشق میں قیام کریں گے۔ کل دوپہر شام کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے

تونس میں قوم پرستوں کی سرگرمیاں

تونس ۱۵ر جون۔ تونس میں قوم پرستوں کی سرگرمیوں کی بناء پر کرائے کی موٹروں کو شہر کی حدود میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ہند چینی میں فرانسیسی کمانڈر انچیف پیرس جا رہے ہیں

ہنوئی ۱۵ جون۔ ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کے نئے کمانڈر انچیف اس علاقہ کی فوجی صورت حال کی رپورٹ دینے کے لئے اگلے ہفتے پیرس جا رہے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں لاؤس کمبوڈیا اور ویٹ نام کا مکمل دورہ کیا ہے۔ آپ نے کمبوڈیا میں کہا کہ اس بات کا انکار کرنا بے معنی ہے کہ ہند چینی کی صورت حال خطرناک ہو چکی ہے۔

گوجرانوالہ کے حلقہ سے مسلم لیگی امیدوار

لاہور ۱۵ر جون۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر نے پنجاب میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں گوجرانوالہ کے حلقہ نمبر ۲ کے لئے ملک محمد اکبر کو نامزد کیا ہے۔ پولنگ اگست میں ہو رہا ہے

* اہم امر سے غافل نہیں ہے اس نے ملک میں بجلی کے مزید کارخانوں کی تیاری کے لئے غیر ملکی فرموں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جو مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں الگ الگ بجلی کی ترقی کے منصوبے تیار کریں گی۔ حکومت کے دو سالہ منصوبہ کے تحت مشرقی بنگال میں سوتر گنج۔ چاٹگام اور کھلنا میں اور مغربی پاکستان میں کراچی حیدرآباد اور لائلپور میں بھاپ سے چلنے والے بجلی کے سٹیشن قائم کئے جائیں گے جو امید ہے کہ آئندہ سال سے کام شروع

میں مراکش کو جدید طرز کی مملکت بنانے کا خواہشمند ہوں

مراکش میں فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل کی تقریر

رباط ۱۵ر جون۔ مراکش میں فرانس کے نئے ریذیڈنٹ جنرل نے کل رات ایک نشری تقریر میں مراکش کے باشندوں سے کہا ہے کہ میں مراکش سے دہشت پسندوں کا خاتمہ کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ انہوں نے کہا میں مراکش کو جدید طرز کی مملکت بنانے کا خواہشمند ہوں۔ جس میں عوامی نمائندوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مراکش کے قوم پرستوں نے نئے ریذیڈنٹ جنرل کا خیر مقدم نہیں کیا۔

مرکزی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس جمعرات کو منعقد ہوگا۔

(بقیہ کالم اول)

* درخواست موصول نہیں ہوئی۔ پاکستان نے افغانستان کو اس کی درخواست پر گیارہ ہزار ٹن سیمنٹ بھیج دیا ہے۔ گیہوں کی فراہمی کے بارہ میں خان عبدالقیوم نے اصل پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا۔ کہ دراصل حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ اس امریکی گندم سے جو اس نے پاکستان کو دی تھی دس ہزار ٹن گندم افغانستان کو دیدے۔ اس شرط پر کہ امریکہ بعد میں اس کی کمی پوری کر دے گا۔ اس طرح یہ گیہوں امریکہ کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔

ہندوستان سے نہری پانی کے جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ اس جھگڑے کو چکانے کے لئے عالمی بنک نے جو تجاویز پیش کی تھیں انہیں ہندوستان نے قبول کر لیا تھا۔ لیکن پاکستان ایسا نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ ابھی اسے ان تجاویز کے مضمرات کا مطالعہ کرنا تھا۔ آپ نے کہا پاکستان ہمیشہ اس بات پر زور دیگا کہ دریاؤں کے پانی کی تقسیم منصفانہ ہونی چاہیئے۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اس مسئلہ پر عالمی بنک کے افسروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ اور چونکہ اب یہ مسئلہ انتہائی نازک مراحل میں داخل ہو گیا ہے۔ اسلئے میں اس کے متعلق مزید کچھ کہنے سے معذور ہوں۔

پاکستان کی صنعتی ترقی کی رفتار پر تبصرہ کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ مشرقی بنگال کے فسادات کے بعد اب وہاں کی صنعتوں کے حالات معمول پر آگئے ہیں۔ کرنافلی پیپر ملز نے پورے زور شور سے کام شروع کر دیا ہے۔ آدم جی جوٹ ملز میں بھی کام شروع ہو گیا ہے۔ خان عبدالقیوم خاں نے کہا کہ پاکستان کی صنعتی ترقی کی کارپوریشن نے کالی گنج میں پچاس ہزار تکلوں کا کپڑے کا جو کارخانہ قائم کیا ہے۔ وہ اس ہفتہ کام شروع کر دے گا۔ آپ نے کہا۔ مشرقی بنگال میں صنعتی اعتماد بحال ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ غیر ملکی ماہرین مشرقی بنگال میں تیل کی تلاش میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ امید ہے کہ جب ان کے سروے کا کام ختم ہو جائے گا۔ تو تیل کی نکاسی کا کام تیزی سے شروع ہو جائے گا۔ آپ نے کہا دیگر صنعتوں کی ترقی کے لئے بجلی بڑی ضروری ہے۔ حکومت اس *

ایڈیٹر روشن دین تنویر

محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں شائع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر الٰہی

عن عبداللہ بن بسر ان رجلاً قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علیّ فاخبرنی بشیءٍ اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن بسر کہتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام میں شریعت کے احکام تو بہت ہیں۔ مجھے آپؐ کوئی ایسی چیز بتائیں۔ جس پر میں مضبوطی سے خاص طور پر قائم ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیری زبان ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیئے۔

حساب داران صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کیلئے

جملہ حسابداران صیغہ امانت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب صیغہ امانت دفتر محاسب سے الگ ہو چکا ہے۔ اور دفتر محاسب کا صیغہ امانت کے کسی کام سے کوئی تعلق نہیں۔ لہذا آئندہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے لئے احباب بجائے محاسب کو مخاطب کرنے کے افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو مخاطب کیا کریں۔ وہ ڈاک جو دفتر محاسب میں موصول ہوتی ہے۔ وہ ہمیں اکثر اگلے روز ملتی ہے۔ جس سے ایک تو بعض امور کی سرانجام دہی میں دیر واقع ہوتی ہے۔ دوسرے ڈاک کے ضائع ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

۲ - بعض دوست صیغہ امانت سے خط و کتابت کرتے وقت یہ امر مد نظر نہیں رکھتے کہ ربوہ میں امانت کے دو دفاتر ہیں۔ وہ چٹھیاں جن کا تعلق دفتر امانت تحریک جدید سے ہونا چاہیئے۔ وہ ہمیں ایڈریس کر دی جاتی ہیں۔ اور ہمارے دفتر کی چٹھیاں بعض اوقات دفتر امانت تحریک جدید کے پتہ پر ارسال کر دی جاتی ہیں۔ اور یہ چیز فوری تعمیل میں ایک حد تک روک ثابت ہوتی ہے۔ پس جن احباب کا حساب دفتر امانت تحریک جدید میں ہو۔ یا ہر دو جگہ ہو۔ مگر ان کی مراد دفتر امانت تحریک جدید ہو۔ تو براہ کرم افسر صاحب دفتر امانت تحریک جدید ہی کو مخاطب فرمائیں۔ بصورت دیگر اگر دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ سے تعلق رکھنے والا بات ہو۔ تو افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کو خطاب فرماویں۔ تا احباب کو ان کی منشاء کے مطابق فوری تعمیل نہ ہونے کی شکایت نہ پیدا ہو۔ (افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سندھ کی زمینوں کے لئے اچھے کارکنوں کی ضرورت

سندھ کی زمینوں کے لئے تین چار اچھے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ خاندان سے ہوں۔ اور زمیندارہ کام سے خوب واقف ہوں۔ نیز اچھی تعلیم والے ہوں۔ لمبے قد کے اور چوڑے بدن کے مضبوط نوجوان جو رات دن محنت کا کام کر سکتے ہوں۔ اس کام کے اہل ہوں گے۔ بعض مشینوں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ سپاہیانہ مزاج کے ہوں۔ بی۔ اے سیکنڈ کلاس کو اگر دوسری باتوں میں اچھا ہو۔ ترجیح دی جائے گی۔ مگر بعض کاموں کے لئے میٹرک فسٹ کلاس یا ایف۔ اے سیکنڈ کلاس بھی کام دے سکتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ امیدواروں کی قابلیت کے مطابق انفرادی طور پر کیا جائے گا۔ انتخاب کی صورت میں فوری طور پر کام پر لگنا ہو گا۔

(پرائیویٹ سکرٹری معرفت ایسٹرن سروس لمیٹڈ ۴۰ بندر روڈ کراچی)

انسپکٹران تحریک جدید کا دورہ

مکرم چوہدری فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید اضلاع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات میں۔ اور مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید اضلاع سرگودھا۔ لائل پور شیخوپورہ میں چندہ تحریک جدید و چندہ مساجد غیر ممالک کی وصولی اور تحریک کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ براہ کرم تمام عہدیداران جماعت احمدیہ ان سے ہر ممکن تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امام کی اطاعت

"حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا۔ تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا۔ اور نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیجدی۔ اور اکثر حواری ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے وہ صدق و صفا کا نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔" (ملفوظات صـ ۲۲۲)

جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص کے متعلق ہدایات

(۱) نظارت بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے تشخیص بجٹ کے طریق کار کے متعلق یکم مئی ۱۹۵۴ء سے یہ تبدیلی کی ہوئی ہے۔ کہ آئندہ بجٹ کی تشخیص کا کام عہدیداران جماعت ہی کیا کریں۔ کیونکہ تشخیص بجٹ کا کام صحیح رنگ میں وہی کر سکتے ہیں۔

(۲) شہری جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص کرنے میں تو کوئی دقت نہیں۔ البتہ دیہاتی جماعتوں کے لئے یہ طریق ہونا چاہیئے کہ گذشتہ سال کی فصل خریف اور سال رواں کی فصل ربیع ان دونوں فصلوں کی آمد کے مطابق بجٹ تشخیص کیا جائے۔ یعنی ۵۵-۱۹۵۴ء کا بجٹ گذشتہ فصل خریف اور موجودہ فصل ربیع کی اصل آمد پر تشخیص ہونا چاہیئے۔ اور اسی کے مطابق آئندہ عمل درآمد ہوتا ہے

(۳) یہ بجٹ تمام جماعتیں ۲۰ جون ۱۹۵۴ء تک مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ نیز انسپکٹران کی طرف سے پڑتال کرنے کی رپورٹ ۳۱ جولائی ۱۹۵۴ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نجاروں اور معماروں کے لئے کام کا وسیع میدان

سندھ میں نجاروں اور معماروں کی بہت کمی ہے۔ اس لئے پنجاب کے مقابلہ میں ان کی اجرتیں بھی بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں بعض قصبات اور فارموں میں اپنی عمارات کی تعمیر کے لئے نجاروں و معماروں کی ضرورت ہے۔ اگر ایسے نجار اور معمار احباب جو کام کے نئے وسیع میدان کی تلاش میں ہوں۔ ان مقامات پر چلے آئیں۔ تو شروع میں انہیں ہمارے توسط سے کام مل سکے گا۔ اور اسی اثناء میں وہ خود اپنی واقفیت پیدا کر کے علاقہ سے روشناس ہو سکیں گے۔ اور پھر ان کے لئے کام کے حصول میں کوئی دقت نہ ہو گی۔ خواہشمند احباب مزید معلومات کے لئے ہمیں لکھیں۔ (وکیل الزراعت ربوہ)

اپر ڈویژن کلرک

تنخواہ ۸۵-۶-۱۱۵-۲/۱۵-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ ابتدائی تنخواہ -/۱۰۹ بشرطیکہ گریجوایٹ ہو
عمر ۲۵ سال سے کم درخواست فوراً بنام Audit officer
Industries supply and Food Block no. 24
Frere Road Karachi (ڈاک ۸ ۲/۵۴)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۶ احسان ۱۳۳۲ ہش

۹۷۶

جبر و تشدد کا نظریہ

مشرقی پاکستان میں پے در پے جو فسادات ہوئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے حقیقی بہی خواہوں کو ایک دفعہ پھر یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ کہ ملک میں اشتراکیت کے قلع قمع کیلئے اگر فوری اور مؤثر اقدامات نہ کئے گئے۔ تو ملک کا امن محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ کئی مقامات پر بعض خطرناک قسم کے اشتراکیوں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آ چکی ہیں۔ اور اب بعض دانشمند حلقوں کی طرف سے آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ کہ اشتراکیت کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی کئی بار اظہار خیال کیا ہے۔ کہ جہاں تک کسی نظریہ کے علمی پہلو کا تعلق ہے۔ بلکہ جہاں تک کسی تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے پُرامن ذرائع کے استعمال کا تعلق ہے ذہنی اور سوسائٹی کی ترقی کے پیش نظر کسی نظریہ یا تحریک پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر جب کسی نظریہ کی ساخت میں جبر و اکراہ کا تصور کارفرما ہو۔ اور جب کسی تحریک کا لائحہ عمل جبر و اکراہ اور فتنہ و فساد تک کو جائز قرار دیتا ہو۔ اور ایسے نظریہ یا تحریک کے علمی پہلو کو اس کے عمل لائحہ سے الگ کرنا ناممکن ہو تو کوئی نام کی جمہوری حکومت بھی ایسے نظریہ اور ایسی تحریک کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اور تمام جمہوری اصولوں کے مطابق اس کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ایسے نظریات کو اور ایسی تحریک کو ملک میں پھیلنے سے روکے۔

جہاں تک اس نظریہ کا تعلق ہے کہ ایک ملک کے رہنے والے تمام شہریوں کی ابتدائی ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔ اور اشیاء ضروریہ کی تقسیم میں مساوات کا لحاظ ہونا چاہیئے۔ مجرد ایسا نظریہ یا تحریک قابل مواخذہ نہیں ہے۔ لیکن جب ایسے نظریہ یا تحریک میں یہ امر بھی شامل ہو کہ عوام کو منظم کر کے بالجبر حکومت پر قبضہ کرنا جائز ہو۔ اور تجربے سے بھی ثابت ہو چکا ہو کہ کوئی تحریک اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز ذرائع استعمال کر رہی ہے۔ اور ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے سے نہ صرف چوکتی نہیں۔ بلکہ دیدہ دانستہ اپنی مطلب براری کے لئے پُرامن شہریوں کے جان و مال کو فتنہ و فساد کے عفریت کے حوالے کر دینے پر ہر وقت آمادہ رہتی اور سازش کرتی رہتی ہے۔ تو ایسی تحریک کا قلع قمع کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ نہایت ضروری ہے۔ اور جو حکومت اس سے غفلت برتتی ہے وہ شہریوں کے سامنے سخت ترین مجرم قرار دی جائے گی۔ اور ایسی تحریک کے پیدا کردہ فسادات میں جو جان و مال کا ضیاع ہوگا۔ اس کے لئے نہ صرف ملک و قوم کے سامنے جوابدہ ٹھہرے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی قابل مواخذہ قرار پائے گی۔

فتنہ و فساد جس میں معصوموں کے جان و مال خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ خواہ کتنے ہی مقدس مقصد کے پیش نظر کئے جائیں سخت قابل مذمت ہیں۔ اس لئے اشتراکیت صرف اس لئے قابل استیصال نہیں ہے۔ کہ اس کی بنیاد الحاد پر رکھی گئی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے کوئی جگہ نہیں جو اسلام کے منافی ہے۔ اسلام اتنا بودا دین نہیں ہے۔ کہ جو الحاد کا استدلال سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر کفر و الحاد اپنی تمام ممکنہ قوتوں اور دلائل کو لے آئے تو انشاءاللہ اسلام اسکو شکست دے گا۔ اس لئے مسلمانوں کو اشتراکیت سے محض اس لئے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ کہ اس کی بنیاد الحاد پر ہے۔ اسلام کے پاس الحاد کا مقابلہ کرنے کے لئے نہایت محکم دلائل ہیں۔ جن کے سامنے کوئی سائنس اور کوئی فلسفہ اور کوئی انسان کا بنایا ہوا دین بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اس لئے جہاں تک اشتراکیت کے الحادی تحریک ہونے کا تعلق ہے ایک حقیقی مسلمان کو جس نے اسلام کی الکتاب قرآن پاک کو سمجھا ہے اس سے خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے علماء کا فرض ہے۔ کہ وہ اشتراکیت کے الحادی دلائل کو غلط ثابت کر کے دکھائیں۔ جن کی طرف افسوس ہے کہ وہ بہت کم توجہ دے رہے ہیں۔

اصل چیز جو اشتراکیت میں خطرناک ہے وہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اس کا طریق کار ہے۔ وہ عوام کو ملکی اقتدار پر ہر جائز و ناجائز طریقے سے قبضہ کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ اور اسی طریق کار پر ہر بہانہ سے عمل کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ اس کے اس طریق کار کی وجہ سے ملک میں انارکی اور بدامنی کا آغاز ہوتا ہے۔ جس سے نہ حکومت اور نہ شہریوں کے جان و مال امن میں رہتے ہیں۔

اب کوئی تحریک الحاد کی بنیاد پر کھڑی ہو یا اسلام کے نام پر اگر ایسی تحریک کا طریق کار جبر و اکراہ اور فتنہ و فساد اور انارکی کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور ملکی اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے طاقت کے استعمال کو جائز سمجھتا ہے۔ تو قطع نظر اس کے کہ وہ تحریک الحاد کی بنیاد پر کھڑی کی گئی ہے۔ یا اسلام کے نام پر نہ صرف جمہوری اصولوں کے مطابق بلکہ از روئے اسلام بھی اس قابل ہے۔ کہ جتنی جلد ہو سکے اس کا قلع قمع کیا جائے۔

اسلام نے فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ سخت قرار دیا ہے۔ اور قتل کے متعلق اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ جس کسی نے ایک انسان کو بلاوجہ قتل کیا۔ اس نے گویا تمام بنی نوع انسان کو قتل کیا۔ اس لئے قتل عامۃً اسلام کے نزدیک نہایت مذموم جرم ہے۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ جو جرم اسلام کے نزدیک قتل سے بھی زیادہ مذموم و شنیع ہے۔ وہ جرم کتنا مذموم و شنیع جرم ہے۔ اس لئے جو تحریک حکومت کے اقتدار پر بالجبر قبضہ کرنے کو جائز سمجھتی ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی مقدس اغراض لے کر کھڑی کیوں نہ ہوئی ہو۔ نہ صرف ایک لادینی تحریک ہے۔ بلکہ اس لائق ہے کہ ملک کی حکومت اس کے استیصال کے لئے فوری اقدام کرے۔ اور پاکستان کی حکومت پر یہ فرض نہ صرف جمہوری اصولوں کی وجہ سے عائد ہوتا ہے۔ بلکہ اس لئے اور بھی زیادہ عائد ہوتا ہے۔ کہ اس کا دعویٰ اسلامی اصولوں پر قانون بنانے کا ہے۔ جس کے نزدیک فتنہ و فساد قتل سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

ہم آخر میں پھر عرض کر دیتے ہیں کہ فتنہ و فساد کے تعلق میں کسی تحریک کا مقصد الحادی ہو یا اسلامی کوئی فرق نہیں ہوتا۔ یہاں مقاصد کا سوال نہیں بلکہ طریق کار کا سوال ہے۔ جبر و تشدد ایک لادینی فعل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک شدید ترین جرم ہے۔ اسے خواہ باطل کے فروغ کے لئے استعمال کیا جائے یا قیام اسلام کے لئے اس کے عنداللہ و عندالناس جرم ہونے کی نوعیت میں اگر کوئی فرق ہے تو یہ ہے کہ اگر اسے قیام اسلام کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو یہ اور بھی شدید جرم بن جاتا ہے۔ کیونکہ لادینیت تو لادینیت ہے۔ اگر وہ لادینی طریقے استعمال کرتی ہے۔ تو اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتی ہے۔ اس لئے اس کا جرم پہلے جرم کا ہی ایک حصہ ہے۔ لیکن جب اسلام کے نام پر فتنہ و فساد کو جائز سمجھا جائے۔ تو زیادہ دہشتناک جرم سمجھا جائے گا۔ کیونکہ ایسا فعل جان بوجھ کر اسلام کی خلاف ورزی پر مبنی ہوگا اگر کوئی اندھا جس کو پتہ نہیں کہ راستہ میں کنواں ہے کنوئیں میں گرتا ہے تو معذور ہے۔ لیکن ایک انسان جس کو علم ہے کہ آگے کنواں ہے اگر کنوئیں میں گرتا ہے۔ تو کنوئیں میں گرنے کی سزا سے مزید اس کو خودکشی کے جرم کی بھی سزا ملے گی۔

اس لحاظ سے پاکستان کی اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ جہاں وہ اشتراکیت کے استیصال کے لئے مؤثر اقدام کرے۔ وہاں وہ ایسی پارٹیوں کا بھی قلع قمع اور بھی زیادہ سختی سے کرے۔ جو اسلام کے نام سے اشتراکیت کی طرح اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے جبر و تشدد کو جائز قرار دیتی ہیں۔ کیونکہ اول الذکر سے آخر الذکر کا جرم اس لئے بھی زیادہ ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں بدنام کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

دعائے مغفرت

حضرت مولوی مہر الدین صاحب سکنہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے مورخہ ۲۹-۳۰ مئی ۱۹۵۴ء کی درمیانی شب کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ آخری عمر میں چک پنیار ۹۰ ضلع سرگودھا میں مقیم تھے اور وہاں پر جماعت کی تعلیم و تربیت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ آپ کی عمر ۸۵ سال کے قریب تھی۔ آپ کی نعش صندوق میں ربوہ لا کر بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

نصر اللہ خاں ناک لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) میں آجکل بعض مشکلات میں ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ایچ نیاز احمد کلاتھ مرچنٹ ۸۱/۱۳ انارکلی لاہور (۲) میرے بڑے بھائی میاں غلام احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار نیاز احمد دودہ ضلع سرگودھا (۳) میرا چھوٹا بھائی عزیز محمد نعیم احمد نے بی ایس سی فائنل کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت عزیز کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد خان جودھپور ضلع ملتان (۴) عزیز میجر سعید صاحب کے والد صاحب کے والد صاحب بھاگلپور سے ملنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اور بعارضہ خرابی جگر وغیرہ سخت علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار مرزا صالح علی (۵) خاکسار کے والد محترم ماسٹر حسن محمد صاحب ریٹائرڈ مدرس تعلیم الاسلام سکول دل کی دھڑکن کی وجہ سے بیمار ہیں۔

حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے بدنتائج

مسلمان علماء کی طرف سے عیسائیت کی تائید اور اس کی فوقیت کا اعتراف

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند: دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میّت را

محمد شفیع اشرف

(گذشتہ سے پیوستہ)

مسلمان علماء کی طرف سے عیسائیت کی یہ تائید صرف اسی رنگ میں نہ تھی۔ کہ انہوں نے دانستہ یا نادانستہ ایسے عقائد اختیار کر لئے تھے یا ایسی باتیں انہوں نے اپنی تحریروں یا تقریروں میں بیان کر دی تھیں کہ جس سے عیسائی لوگ فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان لوگوں نے ہر اس انسان کی بھی مخالفت کی جس نے ہونا زک حالت میں اسلام کی پاسبانی کے فرائض سرانجام دینا چاہئے۔ اور بجائے اس کے کہ اس کے ممد و معاون ہوتے یہی لوگ اس کے راستے کے روڑے بنے۔ اور ہر ہر قدم پر اس کے ساتھ الجھے۔ اس زمانہ میں جبکہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو نازل فرما کر عیسائیت کی شکست کے سامان کر دیئے تھے۔ ان لوگوں نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ یہ لوگ خود عیسائیوں کے آڑے آتے رہے۔ اگر کسی جگہ عیسائیوں سے احمدیوں کو مناظرہ کرنے کی مجبوراً نوبت آ جاتی۔ تو وہ کوشش کرتے۔ کہ چند مولویوں سے یہ لکھوا کر کہ احمدی تو اسلام سے خارج ہیں لہذا اسلام کی نمائندگی کے وہ تو اہل نہیں ہیں اپنا پیچھا چھڑا لیں۔ اور اس طرح ان مولویوں نے ہی عیسائیت کی شکست کے دن کو دور رکھا جس کا لازمی نتیجہ تھا کہ اسلام کی فتح ملتوی ہوتی رہی سیالکوٹ کے ایک مباحثہ میں عیسائیوں نے اسی رنگ سے احمدیوں سے اپنا پیچھا چھڑایا تھا۔ چنانچہ "کیفیت مباحثہ سیالکوٹ" صلا پر پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"مسلمانان سیالکوٹ کی جانب سے مسیحیوں کو یہ درخواست موصول ہوئی ہے کہ ہمارے پاس بہت سے مسلمانان سیالکوٹ نے آکر کہا ہے کہ [illegible] جماعت مسلمانوں کی صحیح نمائندہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان سے مرزائیت کے مسائل مخصوصہ پر مناظرہ کیا جائے۔ اگر اسلامی مضمون پر ان سے مباحثہ ہوا تو نقص امن کا اندیشہ ہے وہ مسلمانوں کی طرف سے وکیل نہیں۔"

نقط ذوالحسن سید محمد شاہ

دیگر عیسائی پادریوں کی طرف سے احمدی مناظر حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کو لکھا گیا کہ

"اس وقت تک ہمارا خیال تھا کہ آپ بحیثیت مسلمان ہمارے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہاں کے معزز اور سربرآوردہ علماء جنکا فتوےٰ متسلکہ ہذا آج ہمیں موصول ہوا ہے۔ کسی صورت سے بھی آپ کو اسلام کے نمائندہ سے اور وکیل نہیں سمجھتے۔ لہذا اب مناسب ہے کہ اگر اسلام و عیسائیت کا مقابلہ ہو تو بہتر ہے کہ علمائے اہل سنت والجماعت میں سے کوئی صاحب مقابلہ کے لئے آ جائے لیکن اگر آپ عیسویت اور مرزائیت کا مقابلہ چاہیں تو ہم بسر و چشم حاضر ہیں۔"

(کیفیت مباحثہ سیالکوٹ صلا)

اسی ایک واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح عیسائی پادریوں نے بعض مولویوں اور علماء کہلانے والے لوگوں کو اپنے ہاتھ میں کر رکھا تھا۔ عیسائی یہ خوب سمجھتے تھے کہ وہ احمدی مناظر کے سامنے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی ذرہ بھر بھی فضیلت نہیں ثابت کر سکتے۔ لہذا وہ ایسے لوگوں کو جو بظاہر "علماء" کہلاتے تھے زر و سیم کے دھوکے دے کر احمدیوں کے خلاف نام نہاد فتوے دلواتے۔ اور یوں اسلام کے سامنے عیسائیت کے فضائل بیان نہ کر سکنے کی کمزوری کو چھپاتے۔ دوسرے لوگوں کے سامنے تو وہ بڑے دھڑلے سے اپنے عقائد کو پیش کرتے۔ لیکن صرف اور صرف احمدی لوگ ہی ایسے تھے کہ جن کے سامنے وہ بات کرنے سے کتراتے تھے لیکن علماء کو اس موقعہ پر بھی صحیح احساس نہ ہوا عیسائیت کی فتح پر جو دراصل اسلام ہی کی فتح ہوتی تھی ماتم کرتے اور اگر کسی موقعہ پر انہیں کہیں سے یہ بھنک پڑ جاتی۔ اور خواہ وہ کتنی ہی غلط ہوتی کہ کسی عیسائی نے کسی احمدی کو زک دی ہے تو وہ بغلیں بجاتے اور خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے خال (عیسائی پادری) نے کیفیت مباحثہ سیالکوٹ صلا پر اس قسم کے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتا ہے۔

"اہلحدیث کا فاضل اور پرانا تجربہ کار ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ کہتا ہے کہ عیسائیوں کی خاموشی سے مرزائی جماعت نے یہ سمجھ لیا کہ پادری ہمارے سامنے اب کوئی نہیں آتا اور دنیا میں ڈھول بجانے لگ گئے۔ کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کی شرط پوری ہو گئی۔ کہ خنزیر قتل ہو گئے گو غیرت خداوندی نے جوش میں آ کر پادری عبدالحق صاحب کو مامور کر دیا کہ مرزائیوں کے جھوٹ کا پول کھول دے۔ چنانچہ آپ نے ہر جگہ احمدیوں کو وہ بھگایا کہ خیر بھی قائل ہو گئے۔"

ضمیمہ شحنہ ہند ۱۶ مئی ۱۹۱۰ء میں مولوی سید احمد حسن شوکت نے لکھا۔

"وہ لوگ کس قدر قسی القلب ہیں۔ جو عیسٰے جیسے اولوالعزم نبی کو برا کہتے ہیں جن کی عظمت و رفعت و قربت اور جن کی والدہ کی عفت و عصمت کی گواہی خود قرآن مجید نے دی۔۔۔۔۔ برخلاف اس کے۔۔۔۔ قادیانی عیسٰے علیہ السلام کو گالی دے کر دوزخ کا کندہ بنتا ہے اور اپنے کو عیسٰے مسیح سے بہتر بتلا کر دار البوار کو اپنا مسکن بناتا ہے کوئی حکمت عملی کوئی مصلحت ضرور ہے کہ مسیح علیہ السلام کی طرح آنحضرت صلعم پر کھلم کھلا سب و لعن نہیں کیا جاتا۔ اگرچہ ضمناً و معناً کل انبیاء پر سب و لعن ہو چکا ہے۔ کیا معنے کہ جس شخص نے ایک نبی عیسٰے مسیح کو گالی دی۔ اس نے قرآن کا خلاف کیا اور تمام انبیاء کو گالی دی۔" (بحوالہ فضیلت عیسوی صلا)

اور لطف یہ ہے کہ پادری اکبر مسیح مصنف فضیلت عیسوی نے اس حوالہ کو نقل کرتے ہوئے جو ابتدا میں الفاظ لکھے وہ یہ ہیں۔

"مولوی سید احمد حسن شوکت اس چال کو تاڑ گئے۔ اور سچی اسلامی غیرت سے لکھتے ہیں۔"

گویا اکبر مسیح کو اس جگہ "سچی اسلامی غیرت" کا احساس ہو گیا ہے کیونکہ انہوں نے مولوی صاحب سے اپنے حق میں بات لکھوائی تھی ورنہ پادری صاحب اسلامی غیرت تو کجا کسی بھی اسلامی چیز کو پہچاننے کیلئے تیار نہ ہوتے مزید براں ۱۹۳۴ء میں جب احرار اور ان کے ہمنوا اخبار "زمیندار" وغیرہ احمدیت کی مخالفت کر رہے تھے۔ اور علاوہ اور مسائل کے حیات مسیح کے مسائل کی حمایت بھی کرتے تھے تو پادری احمد مسیح صاحب آف ضلع گوجرانوالہ نے ایک خط ایڈیٹر صاحب اخبار "زمیندار" اور ان کے ہمنوا مسلمانوں کے نام "المائدہ" میں شائع کیا۔ جس میں وہ لکھتے ہیں :۔

"جناب مولوی ظفر علی خاں صاحب۔ تسلیم "زمیندار" نے جو "قادیانی تحریک" کی تردید کی ہے۔ وہ ہم مسیحیانِ ہند کے لئے باعث سرور بہجت ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا کوئی ثانی نہ ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے مرزائے قادیان نے ہمارے خداوند کا نام اختیار کر کے مسلمانوں کے ایک حصہ کو جو جادۂ اسلام سے برگشتہ کر دیا ہے۔ شکر اور صد شکر ہے۔ کہ اسکی تردید کرنے والے خود مسلمانوں میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کو ایک عرصہ سے ہم مسیحیان ہند خداوند کے سایہ میں لانے کے متمنی اور ساعی ہیں۔

(رسالہ المائدہ لاہور دسمبر ۱۹۳۴ء صلا)

پھر لکھتے ہیں:۔

مبارک ہیں ایڈیٹر "زمیندار" اور ان کے معاون جو میرے خداوند کے بالمقابل کسی کو نہیں دیکھ سکتے اور دھڑلے سے اسکی تردید کر رہے ہیں۔ اگر وہ تھوڑی سی اور حرکت کریں۔ اور خداوند کے مبارک سائے میں آ جائیں۔ تو دین و دنیا میں سرخروئی نصیب ہو۔ یہ بات دل سے بھلانے کے قابل نہیں۔ کہ جو ان کے لئے آخری دنوں میں حکم عدل وغیرہ بن کر کام آنے والا ہے۔ وہ اب بھی اسی طاقت کا مالک ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس راز پر نظر کریں۔ اور دلی غور سے سوچ کر حرکت کریں۔ تاکہ ان پر خداوند کا جلال ظاہر ہو۔ (المائدہ دسمبر ۱۹۳۴ء صلا)

اسی رسالہ میں وہ لکھتے ہیں۔

"مرزائیوں و قادیانیوں کی دل کھول کر تردید کرنا "زمیندار" اور اس کے ہم نواؤں کا نہایت اچھا کام ہے ہم زمیندار اور اس کے معاونین کی اس کام میں قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ایک ایسے دعوے دار کے دعویٰ کی تردید کرنا جو خداوند کے نام پانے کا مدعی ہو۔ بہرکیف خداوند کی تائید کرنا اور خداوند کے جلال کی قدر کرنا ہے، گو یہ قدر ہم مسیحی حضرات جیسی نہیں۔ حالانکہ اتنے انس و وقار کا تقاضا یہی ہے۔ کہ خداوند کے سائے اور معیت کو قبول کیا جائے۔ المائدہ دسمبر ۱۹۳۴ء (باقی)

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری لڑکی عزیزہ صادقہ طاہرہ کے ہاں ۹ جون کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے نیز بچے کی والدہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ

مصنوعی بارش

اس سال جولائی اگست میں پاکستان اور "یونسکو" کے سائنسدان مغربی پاکستان کے خشک علاقوں میں جہاں بارش کم ہوتی ہے، اور نہری پانی انہیں ہوتا مصنوعی بارش کے تجربات کریں گے۔ اس سے پیشتر دنیا کے مختلف علاقوں میں طیاروں کے ذریعہ بادلوں میں برف بکھیر کر بارش برسانے کے تجربات کئے جا چکے ہیں۔ لیکن یہ بہت مہنگے ثابت ہوئے ہیں۔ پاکستان میں نسبتاً سستا طریقہ استعمال کیا جائے گا۔ پچھلے سال بھی انہی مہینوں میں جو تجربات کئے گئے تھے۔ وہ خاصے کامیاب رہے تھے۔

برطانیہ کے ایک ماہر ڈاکٹر مائیکل فورنبر نے جو یونسکو کے ایک مشن کے ساتھ آجکل پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ مصنوعی بارش برسانے کا خاکہ تیار کر لیا ہے۔ پچھلے سال صوبہ سرحد میں جو مشاہدات کئے گئے تھے، یہ تجربات ان کی روشنی میں کئے جائیں گے۔ ان تجربات میں مختلف ماہر سرحد کے ۲۳ دیہات میں بارش ماپنے کے آلے سے کر اس بات کا اندازہ کرتے رہے۔ کہ اس علاقہ میں بارش کس مقدار میں اور کس وقت ہو سکتی ہے، ۲۵ر اگست سے لے کر ۳۱ر اگست تک پاکستانی فضائیہ کی جیپ کاریں نمک کا محلول مردان کی سڑکوں پر بکھیرتی رہیں، اس کا مقصد یہ تھا کہ زمین میں وہ اثرات پیدا کر دیئے جائیں، جو بخارات میں تبدیل ہو کر بارش کا باعث بنتے ہیں۔ اس تجربہ کی بنیاد اس اصول پر تھی۔ کہ ایک مطلوبہ مقام پر مختلف عناصر کو فضا میں اس طرح تحلیل کر دیا جائے کہ ان سے بارش حاصل کی جا سکے۔ ہوا نمک کے محلول کو ہزاروں فٹ اوپر لے جاتی ہے تاکہ جس وقت بادل آئیں۔ وہ بخارات ان میں تحلیل ہو کر بارش برسائیں۔

اس تجربہ کے علاوہ ہوائی جہازوں کے ذریعے ہوا میں گیس چھوڑ کر بارش برسانے کا ایک تجربہ بھی کیا گیا۔ یکم ستمبر سے ۵ ستمبر تک پاکستانی فضائیہ کے پانچ طیارے اس مقصد کے لئے استعمال کئے گئے۔ ان طیاروں نے پانچ مرتبہ پرواز کی۔ اور نمک کا محلول بادلوں میں چھوڑا۔ پہلے چار تجربات تو ناکام رہے۔ البتہ پانچویں تجربہ کے نتائج کا ابھی مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر مائیکل کا خیال ہے کہ تجربہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ لیکن طیارہ کے ذریعہ بارش برسانے سے زمین پر نمک کا محلول گرانے کا طریقہ زیادہ آسان اور سستا ہے اگر یہ تجربات کامیاب ہو گئے۔ تو دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی یہی طریقہ رائج ہو جائے گا۔

مردان میں ان تجربات کے لئے ہوا میں نمی کے اثرات معلوم کرنے کا جو آلہ لگایا گیا تھا۔ اس سے ڈاکٹر مرلوت نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس سے فضا میں کوئی خاص اثرات پیدا نہیں ہوئے، لیکن ان کے بعض دوسرے ساتھیوں کا یہ خیال ہے کہ مردان میں جو دو انچ بارش ہوئی۔ وہ انہی تجربات کا نتیجہ تھی۔

سال رواں کے تجربات میں ماہرین کو کامیابی کی پوری امید ہے۔ اس کے لئے وقت اور سرمایہ کی ضرورت ہے۔ حکومت پاکستان اس مسئلہ پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہی ہے۔ اور یہ کوئی خاص حیران کن بات نہیں ہے۔ پاکستان میں بنجر غیر آباد اور خشک زمین کی کمی نہیں۔ اگر یہ تجربات کامیاب ہو گئے تو نہ صرف ملک اپنی خوراک کی ضروریات پوری کر سکے گا۔ بلکہ یہاں کی آب و ہوا میں بھی خوشگوار تبدیلی ہو جائے گی۔ جیکب آباد میں سال بھر میں صرف ۴ انچ بارش ہوتی ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت بہت زیادہ ہے، پاکستان کے دوسرے علاقوں کی حالت بھی مختلف نہیں۔ اگر یہ تجربات کامیاب ہو گئے، تو موسم کی شدت پر بھی قابو پایا جا سکے گا، موسم کی شدت کی وجہ بارش کی کمی ہے، اگر بارش میں اضافہ ہو جائے، تو موسم بھی لازمی طور پر بہت خوشگوار ہو جائیگا

پاکستان کے دارالحکومت کراچی میں صرف ۱۰ انچ سالانہ بارش ہوتی ہے، سندھ اور بلوچستان دنیا کے خشک ترین علاقوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر مون سون کو دریائے سندھ کے منبع کی طرف پہونچا دیا جائے، تو بارش کا پانی دریائے سندھ کو دریائے گنگا کی طرح مفید بنا دیگا اور پاکستان کے وہ علاقے جو محض پانی کی کمی کی وجہ سے بنجر پڑے ہیں سرسبز شاداب ہو جائیں گے لیکن مون سون پر کنٹرول ایک خواب ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سائنس کی ترقی کے ساتھ یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر ہو جائے۔ لیکن پاکستان کے ماہرین فی الحال اس کوشش میں ہیں کہ وہ مون سون ہوائیں جو بن برسے گزر جاتی ہیں۔ انہیں مختلف طریقوں سے بروئے کار لایا جائے۔ ڈاکٹر مائیکل کا خیال ہے۔ کہ مصنوعی بادل بنانا اور موسم میں تغیر پیدا کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ فضا میں بکھیرے ہوئے ان عناصر کو بادلوں میں ملا دیا جائے۔ جو بارش موم برسانے کا موجب بن سکتے ہیں۔"

ماہرین نے پچھلے تین سال کے تجربات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ فضا میں بارش کے جو عناصر موجود ہوتے ہیں، وہ رطوبت سے متاثر ہو کر بارش بناتے ہیں۔ پاکستان میں زیادہ تر بارش انہی اثرات کا نتیجہ ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ان عناصر کو رطوبت سے متاثر کر کے یہ اثرات پیدا کر دیئے جائیں۔ تو زیادہ بارش ہو سکتی ہے۔ یہ اثرات کراچی ایسے مرطوب علاقوں کو متاثر نہیں کر سکتے۔ جہاں متذکرہ بالا عناصر پہلے ہی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ البتہ بلوچستان اور سرحد جیسے خشک علاقوں میں ان سے ضرور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ان علاقوں میں جو تجربات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں کامیابی کا پورا امکان ہے۔ کیونکہ یہاں کی آب و ہوا ان تجربات کے لئے بہت مفید ہے۔

الحاج عبدالرؤف الحصنی مرحوم

جیسا کہ اخبار میں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ مکرم منیر الحصنی صاحب کے چھوٹے بھائی الحاج عبدالرؤف الحصنی ۲۵ہ۲ بوقت عصر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پانچ ہفتہ بیمار رہے۔ بیماری اور کمزوری نے دل جگر اور گردوں پر ناقابل علاج اثر کیا۔ جس کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ الحاج مرحوم جماعت دمشق میں اخلاص اور ایثار کا نمونہ تھے سلسلہ کی تمام مالی تحریکات میں ایک مثال رکھتے تھے۔ ہفتہ واری میٹنگ میں شمولیت نماز جمعہ میں باقاعدگی۔ ضیافت خندہ پیشانی۔ سنجیدگی اولاد کی تربیت، چغلی سے نفرت ان کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ قدرتاً وہ نرالی شکل رکھتے تھے اپنی اوصاف کی وجہ سے گذشتہ سال جماعت دمشق نے ان کو پریذیڈنٹ منتخب کیا

مرحوم خدام سلسلہ سے محبت رکھتے تھے سلسلہ کے کئی مبلغین کرام جن کو دمشق سے گزرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان کو مشہور اور تاریخی مقامات کی زیارت کرواتے ان کے ساتھ ہوا خوری کے لئے نکلتے۔ اور ان کی ملاقات کے لئے بار بار آتے مجھے دمشق میں تین سال رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے مرحوم کو سلسلہ کے لئے قابل قدر اور مفید وجود پایا۔

ایک دفعہ الحاج عبدالرؤف اور عاجز دمشق کے سرسبز مقام "ربوہ" گئے۔ راستہ میں کہنے لگے کہ احمدیت کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے احمدیت نے مجھے صحیح راستہ پر چلا دیا۔ قرآن کریم سے ان کو عشق تھا۔ تفاسیر سننے کے ہمیشہ مشتاق تھے۔ کانوں میں نقص کی وجہ سے وہ اونچی سنتے۔ اسلئے وہ پاس بیٹھکر اور خاص توجہ سے سننے کے عادی ہو چکے تھے۔ تجوید اور قرأت سیکھا کرتے۔ حج کا دوسری مرتبہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اور حج سے واپسی پر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اصحاب المسیح الموعود علیہ السلام اور قادیان کی زیارت کرنے کے خواہشمند تھے۔ افسوس کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

ان کا ایک نمایاں وصف جو قابل رشک واقتداء ہے۔ وہ اولاد کی تربیت کرنا ہے جمعہ کی نماز میں جہاں اپنے بڑے بیٹے نادر کو ساتھ لاتے۔ وہاں مراد اور نوری کو بھی ساتھ لاتے اور بعد میں جب نبیل ان کا چھوٹا بیٹا کچھ بڑا ہوا اس کو بھی ساتھ لانا شروع کر دیا۔ الحاج مرحوم نے اپنے گھر میں احمدیت کا ماحول پیدا کر دیا تھا ان کا گھرانہ اس لحاظ سے قابل رشک تھا۔ اللہ تعالے مرحوم پر اپنے رحم اور رضاء کی بارش برسائے۔ اور پسماندگان کا محافظ و ناصر ہو۔ اور والد مرحوم کے نقش قدم پر ان سب کو چلائے مرحوم کے تمام بھائیوں الحاج محی الدین الحصنی۔ الحاج بدر الدین الحصنی۔ الحاج محمد الحصنی اور السید منیر الحصنی صاحب کو سخت صدمہ اس وفات سے ہوا ہے۔ اللہ تعالے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ الحاج عبدالرؤف الحصنی کی غائب نماز جنازہ پڑھیں۔

خاکسار غمزدہ شیخ نور احمد منیر
مقیم بیروت۔ لبنان

موصی صاحبان اطلاع دیں

براہ کرم مندرجہ ذیل موصی صاحبان اپنے ایڈریس کے بارہ میں دفتر بہشتی مقبرہ کو جلد از جلد اطلاع دیں۔

(۱) خواجہ عبدالمجید صاحب ولد خواجہ غلام نبی صاحب چکوال ضلع جہلم۔

(۲) محمد صادق صاحب ولد محمد بخش صاحب ساکن سہرا کھوہ ڈلاہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان

(۳) سید شریف احمد صاحب ولد سید رسول شاہ صاحب ساکن پنڈوری۔ ڈاکخانہ نگیال ضلع جہلم

(سیکرٹری کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

وفد کو واضح طور پر کہہ دیا گیا تھا کہ مطالبات نہ تو منظور کئے جا سکتے ہیں اور نہ ہی آئین ساز اسمبلی میں ان کے متعلق تحریک پیش کی جائیگی

ڈائرکٹ ایکشن کی ذمہ داری کے متعلق مجلس عمل۔ احرار اور جماعت اسلامی میں اختلاف

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

گذشتہ سے پیوستہ

ایک طویل بحث کے بعد مولانا مودودی کی یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ لیکن بدقسمتی سے اسے کھلے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کیونکہ اجلاس کے چیئرمین نے اس پر ایک ضابطے کا اعتراض کیا تھا۔ اس کوشش میں ناکام ہونے پر مولانا نے تحریک پیش کی۔ کہ ایک مرکزی مجلس عمل قائم کی جائے۔ اور قادیانی مسئلے کو آئینی طور پر حل کرانے کے لئے ایک پروگرام تیار کرنے کے لئے اس مجلس کو واحد ذمہ دار قرار دے دیا جائے۔ اور کسی دوسری جماعت یا فرد کو اس مسئلے سے نپٹنے کی اجازت نہ دی جائے۔ بدقسمتی سے اس بار بھی مجلس عمل کی تشکیل مکمل نہیں ہو سکی اور مجوزہ مجلس رسمی طور پر معرض وجود میں نہیں آئی۔ اس لئے جماعت کی رائے میں ۱۷ر جنوری سے ۲۶ فروری ۱۹۵۳ء تک کنونشن کی رکن جماعتوں کی سرگرمیوں کو آئینی حیثیت حاصل نہیں تھی۔ اس لئے وہ دائرہ اختیار سے باہر رہیں۔ اسی طرح وہ وفد جس نے ۲۲ر جنوری کو وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی۔ اور راست اقدام کا الٹی میٹم دیا تھا غیر مجاز تھا۔ بہر نوع وہ کنونشن کی صحیح طور پر نمائندگی تو کرتا ہی نہیں تھا۔ اس وفد نے وزیر اعظم کو ایک مہینے کی جو مہلت دی تھی۔ اس کا بھی کسی آئینی جماعت کی طرف سے اختیار نہیں دیا گیا تھا۔ جماعت نے اپنے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے ذریعہ ان غیر آئینی اقدامات پر سخت نکتہ چینی کی۔ ۱۲ر فروری ۱۹۵۳ء کو مجلس عمل پنجاب نے مطالبہ کیا۔ کہ مرکزی مجلس عمل کا اجلاس فوراً طلب کیا جائے۔ اور اس معاملے میں تمام دوسری سرگرمیاں روک دی جائیں۔ ایسا پہلے ملک نصر اللہ خاں عزیز کے ذریعہ اور دوبارہ جماعت کے جنرل سکرٹری میاں محمد طفیل کے ذریعہ کیا گیا۔ ۱۹ر فروری ۵۳ء کو جماعت کے سیکرٹری نے اراکین کو ہدایت جاری کی کہ وہ ان فارموں پر دستخط نہ کریں۔ جو مجلس عمل راست اقدام کے لئے رضاکار بھرتی کرانے کے لئے گشت کرا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بات بھی واضح کر دی۔ کہ جب تک مرکزی مجلس عمل کوئی پروگرام منظور نہیں کرتی جماعت کا کوئی شخص ان سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ درحقیقت ان ہدایات کی خلاف ورزی پر دو اراکین جماعت سے خارج کر دئے گئے تھے۔ ۲۶ر فروری کو مرکزی مجلس عمل کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا (مودودی) نے اپنے نمائندے مولانا سلطان احمد امیر جماعت اسلامی کراچی و سندھ کے ذریعہ یہ بات واضح کر دی۔ کہ چونکہ راست اقدام کا پروگرام غیر آئینی طور پر طے کیا گیا ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں ہونے والی تمام کارروائیاں روک دی جائیں۔ اور اس سلسلے میں صرف مرکزی مجلس عمل کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ مولانا سلطان احمد کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ مولانا (مودودی) کی تجویز پر اتفاق رائے نہ ہو۔ تو وہ جماعت اسلامی کو مرکزی مجلس عمل سے علیحدہ کر لیں۔ یہ بھی قسمت کی ستم ظریفی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کوئی شخص معقول دلائل کو سنتا۔ خود مرکزی مجلس عمل توڑ دی گئی۔ اور ایک بالکل ہی نئی راست اقدام کمیٹی قائم کر دی گئی۔ جس نے دوسرے روز راست اقدام شروع کر دیا۔ جماعت اسلامی اس نئی پالیسی اور راست اقدام کمیٹی کی رکن نہیں تھی۔ اور نہ جماعت اسلامی کے کسی فرد کو راست اقدام کے کارکن کی حیثیت سے بھرتی ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ اپنے احکام اور جماعت اسلامی کے دو اراکین کو اپنے ان احکام کی مبینہ خلاف ورزی پر جماعت سے خارج کر کے مولانا نے ہر شخص پر یہ بات پوری طرح واضح کر دی۔ کہ جماعت راست اقدام کو نہ تو صحیح سمجھتی تھی۔ اور نہ اس نے کسی شکل میں اس کی حمایت کی تھی۔ اور اس نے اپنے آپ کو ایسی سرگرمیوں سے علیحدہ کر لیا تھا۔

احرار نے تحریک شروع کی

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے تحریری بیان کے مطابق احرار نے قادیانی سوال پر ۱۹۵۲ء میں تحریک شروع کی تھی۔ اس وقت جماعت اسلامی کا نظریہ یہ تھا۔ کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ صحیح ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت آئین زیر تدوین تھا، مسلمانوں کے لئے یہ درست نہیں تھا۔ کہ وہ اپنی توجہ کسی غیر آئینی تحریک کی طرف مبذول کریں۔ اور یہ کہ تمام مساعی اس بات پر مرکوز کر دی جائیں۔ کہ ایک ایسا آئین منظور کیا جائے۔ جو صحیح معنوں میں اسلامی ہو۔ اور قادیانیوں کا سوال خود آئین کی تیاری کے دوران میں طے کیا جائے۔ جماعت اسلامی کے اس نقطہ نظر کا اظہار مجلس شوریٰ کی ۸ر جولائی ۱۹۵۲ء کی قرارداد میں کیا گیا تھا۔ احرار نے جولائی ۱۹۵۲ء میں تمام مذہبی پارٹیوں کی ایک کنونشن طلب کی۔ اور اس کے لئے جماعت اسلامی کو بھی دعوت موصول ہوئی۔ جس نے مولانا امین احسن اصلاحی اور ملک نصر اللہ خاں عزیز کو اپنا نمائندہ بنایا۔ تاکہ وہ اس کنونشن میں شرکت کر کے جماعت کا نقطہ نظر پیش کریں کنونشن میں ایک مجلس عمل قائم کی گئی۔ اور اس کی دو نشستوں کی جماعت اسلامی کو پیشکش کی گئی۔ لیکن جماعت نے انہیں قبول نہیں کیا۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ان ۳۳ علماء میں شامل تھے۔ جو بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے جنوری ۱۹۵۳ء میں کراچی میں جمع ہوئے تھے۔ اس رپورٹ کے لئے تجویز کی جانے والی ایک ترمیم یہ بھی تھی۔ کہ قادیانیوں کو اقلیتوں میں شامل کر لیا جائے جن کے لئے جداگانہ انتخاب کے لئے علیحدہ نشستیں محفوظ کی جائیں۔ وسط جنوری میں کراچی میں ایک آل مسلم پارٹیز کنونشن منعقد ہوئی۔ جس کا مقصد تحفظ ختم نبوت کے سوال پر غور کرنا تھا۔ ایک مرکزی مجلس عمل قائم کرنے کی تجویز خود مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے پیش کی تھی۔ ۲۶ر فروری تک مجلس عمل کا کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوا۔ سات اراکین باقاعدہ طور پر شریک رکن نہیں بنائے گئے تھے۔ اس کے لئے کنونشن کی تمام رکن پارٹیوں کی ۱۷ر جنوری سے ۲۷ر فروری تک تمام سرگرمیاں ناجائز تھیں۔ اور ان سرگرمیوں میں ۲۲ر جنوری کو وزیر اعظم سے ملاقات کرنے والے وفد کی ترتیب۔ ان کو ایک مہینے کی مہلت دینا بعد میں راست اقدام کا اعلان اور راست اقدام کے سلسلے میں وہ اقدامات بھی شامل ہیں۔ جو واقعی کئے گئے تھے۔ مولانا نے بے ضابطگیوں کے خلاف پنجاب مجلس عمل کے ایک اجلاس میں جو ۱۳ر فروری کو لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ تحریری اعتراضات کے ذریعہ احتجاج کیا تھا۔ جو ملک نصر اللہ خاں عزیز کے ذریعہ بھیجے گئے تھے۔ اور مطالبہ کیا تھا۔ کہ مرکزی مجلس عمل کا ایک اجلاس طلب کیا جائے۔ اور اس اثنا میں تمام کارروائیاں باطل کر دی جائیں۔ اس پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ۱۷ر فروری کو مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا جائے۔ لیکن کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوا۔ اور میاں طفیل محمد اور ملک نصر اللہ خاں عزیز کے ذریعہ تحریری طور پر مجلس عمل کے سامنے دوبارہ احتجاج کیا۔ اس کے بعد ۲۶ر فروری کو مرکزی مجلس عمل کا اجلاس منعقد ہوا۔ اسی اجلاس میں مولانا سلطان احمد امیر جماعت اسلامی کراچی و سندھ جماعت کی جانب سے موجود تھے۔ اور مولانا نے ان سے کہا تھا۔ کہ وہ بے ضابطگیوں کے متعلق ان کے تحریری اعتراضات کی اطلاع کر دیں۔ اور کہیں کہ راست اقدام کا پروگرام واپس لیا جائے۔ مولانا سلطان احمد کو مزید ہدایت کی گئی تھی۔ کہ مرکزی مجلس عمل اگر راضی نہ ہو تو وہ جماعت اسلامی کو کارروائی سے علیحدہ کر لیں۔ لیکن کراچی میں خود مرکزی مجلس عمل توڑ دی گئی۔ اور اس کی جگہ راست اقدام کمیٹی قائم کر دی گئی۔ جس نے دوسرے روز راست اقدام کا اعلان کر دیا۔ جماعت اسلامی کا کوئی رکن اس راست

(باقی مسلسل صفحہ ۸ پر)

اسلام اور احمدیت
اور دوسرے مذاہب کے
متعلق سوال و جواب
انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سیلونی حلوا
ایک دفعہ منگوا کر آزمائیں چار روپیہ سیر
پروپرائٹر:۔ ایس جلال الدین سیلونی
سیلون ریسٹورنٹ ربوہ

زوجام عشق :۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا قیمت کورس ایک ماہ پندرہ روپے ۱۵ دواخانہ نور الدین رضؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

اقدام کمیٹی کا رکن نہیں تھا۔ جماعت کی مجلس شوریٰ نے جس کا اجلاس ۴ ۔ ۵ مارچ کو منعقد ہوا تھا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ اپنے آپ کو راست اقدام سے علیحدہ کر لیا۔ مولانا کا باقی تحریری بیان وہی ہے جو جماعت کا ہے۔ اس طرح ایک طرف مجلس عمل پنجاب اور احرار دوسری طرف جماعت اسلامی اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے درمیان اس سوال پر ایک نزاعی صورت حال پیدا ہو گئی ہے کہ جماعت اسلامی کیا قرارداد راست اقدام اور اس قرارداد کے مطابق کی جانے والی کارروائیوں کی فریق تھی یا نہیں۔ اس مرحلے پر ہم نے متنازع فریقین کے صرف اختلافی نقاط بیان کئے ہیں اور ذمہ داری کے سوال پر بحث کرتے وقت ہم مقدمہ کے اس حصہ کے متعلق پوری گواہی پر بحث کریں گے تاکہ اس سوال کا فیصلہ ہو سکے کہ جماعت اسلامی ان فسادات کے لئے کس حد تک ذمہ دار ہے جو راست اقدام کی قرارداد اور اس کے پروگرام کی وجہ سے ہوئے تھے۔

مزید ملاقاتیں

خواجہ ناظم الدین ۶ ۔ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور آئے اور ایک وفد نے جو مولانا اختر علی خان، مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، سید مظفر علی شمسی، ماسٹر تاج الدین انصاری اور حافظ خادم حسین پر مشتمل تھا۔ ان سے یہ دریافت کرنے کے لئے کہ مطالبات کے سلسلے میں وہ کیا رویہ اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہر روز اسمبلی دستور ساز کی کارروائی میں مصروف رہتے ہیں۔ جن کا ایک وفد کو کوئی علم نہیں۔ اور اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ مطالبات منظور نہیں کئے جا سکتے۔ لیکن انہوں نے ان سے یہ بھی کہا کہ اگر مزید بحث کرنا چاہتے ہیں تو وہ کراچی آ سکتے ہیں۔

۔ فروری کو ایک اور وفد جو مولانا محمد بخش مسلم، مولانا غلام محمد ترنم، سید مظفر علی شمسی اور حافظ کفایت حسین پر مشتمل تھا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب سے احمدیوں کے خلاف اپنی ان شکایات کو یاد دلانے کے لئے ملا۔ جو صوبائی حکومت دور کر سکتی تھی۔ وزیر اعلیٰ نے جواب دیا۔ کہ وہ معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ علماء کے ایک اور وفد نے ۲۱ ۔ فروری ۱۹۵۳ء کو کراچی میں خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی۔ وفد مولانا سلیمان ندوی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مفتی محمد شفیع، مولانا اختر علی خان اور مولانا عبد الحامد بدایونی پر مشتمل تھا۔ وفد نے خواجہ صاحب سے کہا کہ ایک مہینے کے الٹی میٹم کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ لیکن انہوں نے مطالبات کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ اس ملاقات کے وقت سردار عبد الرب نشتر بھی موجود تھے۔ دوران گفتگو میں مولانا احتشام الحق نے اکاغذ کے ایک پرزے پر کچھ لکھا۔ اور اسے دوسروں کی طرف بڑھا دیا۔ اور مولانا عبد الحامد بدایونی کے سوا تمام لوگوں نے جنبش سر کے ذریعہ اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

دوسرے روز خواجہ ناظم الدین کو مولانا عبد الحامد بدایونی کا ٹیلی فون موصول ہوا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پنجاب سے بعض علماء خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کے لئے آ رہے ہیں۔ اور جن علماء نے وفد کی شکل میں ان سے گذشتہ روز ملاقات کی تھی۔ ان کو پنجاب کے علماء سے گفتگو کے وقت نہ بلایا جائے۔

اسی دن کچھ دیر بعد ماسٹر تاج الدین انصاری مولانا ابو الحسنات محمد احمد قادری اور سید مظفر علی شمسی کی معیت میں مولانا عبد الحامد بدایونی خواجہ ناظم الدین سے ملنے گئے۔ اس ملاقات کے وقت سردار عبد الرب نشتر بھی موجود تھے۔ مولانا اختر علی خان بہاولپور روانہ ہو چکے تھے۔ اور انہیں ٹیلیفون پر کہا گیا۔ کہ وہ کراچی آ جائیں لیکن انہوں نے کہا کہ انہیں لاہور واپس جانا ہے۔ اور وہ اسی صورت میں کراچی جا سکتے ہیں۔ کہ ان کے لئے گورنر جنرل کا ڈائننگ بھیجا جائے۔ اس ملاقات میں مطالبات دہرائے گئے۔ لیکن وفد سے دوبارہ واضح طور پر کہا گیا۔ کہ مطالبات نہ تو منظور کئے جا سکتے ہیں۔ اور نہ خواجہ ناظم الدین آئین ساز اسمبلی میں ان کے متعلق تحریک پیش کر سکتے ہیں۔

پاکستان اسی مہینہ عالمی بینک سے قرضہ کیلئے گفتگو شروع کر دیگا

کراچی ۱۵ ۔ جون: پاکستان کو ۶ بڑی ترقیاتی اسکیموں کے واسطے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسی مہینہ عالمی بینک سے قرضہ کے لئے گفت و شنید شروع کر دی جائیگی۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر ایوب عالمی بینک سے گفتگو کے لئے واشنگٹن جا رہے ہیں۔

مسٹر ایوب کرنافلی پیپر ملز کے لئے قرض کی درخواست کریں گے۔ کرنافلی پیپر ملز کو چلانے کے لئے ۲۵ لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے ہر ایک ضلع میں تعلیمی مراکز کا قیام

بیکانیر ۱۵ ۔ جون: پروفیسر ہمایوں کبیر سیکرٹری وزارت تعلیم نے یہاں ایک تقریر میں کہا کہ حکومت ہند ملک کے ہر ایک ضلع میں ایک سکول قائم کریگی جس میں طلباء کو تعلیم کے ساتھ مختلف پیشوں کی تربیت دی جاسکے گی۔ اسکیم کے نفاذ پر ۲/۱ ۲ ارب روپیہ خرچ ہوگا۔ بیروزگاری کو دور کرنے میں اس سے بہت مدد ملے گی۔

پروفیسر ہمایوں کبیر نے مذکورہ بالا اعلان گنگا شہر (مضافات بیکانیر) میں اسی قسم کے ایک ادارہ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔

آزادی کے بعد سے ہندوستان نے تعلیم میں جو ترقی کی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ۱۹۴۷ء میں سکول جانے والے بچوں کا اوسط ۳۰ فی صد تھا جو ۱۹۵۲ء میں بڑھ کر ۴۰ فی صد ہو گیا۔

سیلاب زدگان کی ضروریات کیلئے اقدامات

لاہور ۱۵ ۔ جون: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ غازیخان نے پرائیویٹ ذخیرہ داروں کو پٹرول، ڈیزل اور موبل آئل کسی شخص کو دینے سے منع کر دیا ہے۔ جب تک خریدار ایک پرمٹ نہ دکھائیں۔

یہ حکم جو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت جاری کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد مذکورہ اشیاء کو سیلاب زدہ علاقوں کی ضروریات کے لئے محفوظ کرنا ہے۔ جام پور اور اس کے نواحی دیہات سیلاب کے زیر اثر ہیں۔ یہ حکم دو ہفتے کے لئے ہے۔

میڈیکل سکول میں داخلہ

لاہور ۱۵ ۔ جون: حکومت پنجاب نے صوبہ کے ہر ضلع میڈیکل سکول میں چار لڑکے اور ایک لڑکی داخل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ داخلے کے لئے صرف ان طلباء اور طالبات کی درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔ جنہوں نے سائنس کے مضامین کے ساتھ فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو گی۔

داخلے کے مقررہ فارم ہر ضلع کے صدر مقام میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ درخواستیں سکول کے پرنسپل کو زیادہ سے زیادہ ۲۵ ۔ جون تک پہنچنی ضروری ہیں۔

پریم ناتھ ڈوگرہ کی بخشی غلام محمد کے خلاف مہم

جموں ۱۵ ۔ جون: مسٹر پریم ناتھ ڈوگرہ پرجا پریشد لیڈر نے ادھم پور میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر میں جس طرح کا دستور تیار کیا جا رہا ہے۔ اس سے تشویش پیدا ہوئی ہے۔

مسٹر ڈوگرہ نے الزام لگایا۔ کہ ریاست کے ایک علاقہ کو دوسرے پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ اگر اس امر کی اجازت دیدی گئی تو ساری ریاست خطرہ میں پڑ جائے گی۔

انہوں نے بخشی گورنمنٹ کی اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ نیشنل کانفرنس میں صرف نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایک ہندوستانی ماہر کی نگرانی میں کشمیر کا سالانہ بجٹ تشکیل کیا جائے۔

ایٹمی توانائی کے ماہرین کی کانفرنس!

نئی دہلی ۱۵ ۔ جون: نیشنل اینڈ انڈسٹریل کانفرنس بورڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ سترہ ملکوں کے ایٹمی کمیشن کے افسران اعلیٰ کی ایک کانفرنس یہاں اکتوبر میں ہوگی۔ اس کانفرنس میں ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال پر غور کیا جائیگا یہ کانفرنس صدر آئزن ہاور کی اس پالیسی کے تحت طلب کی جا رہی ہے۔ کہ بین الاقوامی تعاون کو بڑھایا جائے۔ اس کانفرنس میں ارجن ٹائن، آسٹریلیا، بلجیم، برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، سٹانس، برطانیہ، ہندوستان، اٹلی، میکسکو، ہالینڈ، ناروے، سپین، سویڈن، سوئٹزرلینڈ اور جنوبی افریقہ شامل ہوں گے۔

الفضل کے ایجنٹ صاحبان کی فوری توجہ کیلئے

مندرجہ ذیل ایجنسیوں کے ذمہ الفضل کا بقایا ہے۔ براہ کرم بقایا رقم جلد ادا فرمائیں۔ ورنہ بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائیگی۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے۔ کہ وہ بھی بقایا رقم کے بھجوانے میں امداد فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

(۱) پشاور — ۲ - ملکھیانہ — ۳ - جہلم — ۴ - ربوہ — ۵ - راولپنڈی

۶ - سیالکوٹ — ۷ - گوجرانوالہ — ۸ - چنیوٹ